(Assignment-II)

سوال:- توحید کیا ہے؟ توحید کے تصور کی وضاحت کریں اور اسکے انسانی زندگی پر اثرات بیان کریں۔

جواب:-

I تعارف:-

انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان "عقیدۂ توحید" ہے۔ جس طرح عقائد پورے اسلام کی روح ہیں اسی طرح عقیدۂ توحید عقائد کی روح ہے۔ یہ عقیدہ دیگر تمام عقائد کا نقطۂ کمال ہے جس کے مطابق "اللہ تعالیٰ ایک ہے"۔ وہی ساری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہی ازلی اور ابدی ہے۔ انبیاء کے بعد اس خالص عقیدہ کی تبلیغ علماء کرام کے ساتھ ساتھ پوری امتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے اور ہر فرد کو اس چیلنج سے عہدہ برآ ہونے کے لئے عملی اور علمی کردار ادا کرنا ہوگا۔

II عقیدۂ توحید کا تصورِ اسلام:-

اسلام میں عقیدۂ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ عقیدہ ہمارے کلمہ کا پہلا اور بنیادی جزو ہے۔ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے اُسکی تخلیق میں کوئی شریک نہیں۔ وہی رازق ہے اُسکے سوا کوئی رزق عطا نہیں کر سکتا۔ وہی مالک ہے اُسکی طاقت میں کوئی اُسکا شریک نہیں۔ اور وہ اکیلا ہی ہے جو تمام کائنات کا نظامِ ہستی چلا رہا ہے۔ اُسکی ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اور وہی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

اسلام ایک قلعہ کی مانند ہے اور توحید اس قلعہ میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ **(حدیث مبارکہ)**

III توحید کی اقسام:-

توحید کی تین اقسام ہیں۔

1- توحید فی ذات:-

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے ایک ہی ہے اور اسکا وجود کبھی بھی تقسیم نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

قل ھو اللہ ھو احد۔ اللہ ھو صمد۔
لم یلد ولم یولد۔ ولم یکن لھو کفو احد۔

ترجمہ:
اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ اسکا کوئی بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اُسکے برابر ہے۔
(سورۃ الاخلاص)

مشہور سائنس دان جان گلود نے اپنی کتاب Evidence of God میں لکھا:
"کہ کائنات کے نظام کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ایک ہی خدا ہے جو اس دنیا کا نظام چلا رہا ہے ورنہ نظامِ کائنات درہم برہم ہو جاتا۔"

2- توحید فی صفات:-

یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات میں بھی کوئی اُسکا شریک نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

لا تأخذہٗ سِنۃ ولا نوم۔

نہ اُسکو (اللہ) اُنگھ آتی ہے نہ نیند۔
اللہ کی صفات کا کوئی ہم سر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ انسان سے اُسکی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور انسان ہی اُسکا سب سے بڑا شاہکار ہے۔ قرآن میں اللہ ارشاد فرماتا ہے۔

لقد خلقنا انسان فی احسن تقویم۔

کہ ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔
(القرآن ۔ سورۃ التین)

۳۔ توحید فی الافعال:۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر پختہ ایمان رکھنا کہ جو کام اللہ کر سکتا ہے وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ یعنی انسان کو زندگی دینا، موت دینا، رزق دینا صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔
جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"وہی آسمان و زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔"
(القرآن سورۃ البقرہ)

یعنی کائنات کی ہر شے صرف اللہ تعالیٰ کے **کُن** کی محتاج ہے۔ اور اگر وہ نہ چاہے تو ایک پتہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا۔

IV انسانی زندگی پر توحید کے اثرات :-

حضور ﷺ نے کائناتِ عالم کے لیے توحید کا جو خالص ترین عقیدہ پیش کیا ~~اسکی~~ اس میں کسی قسم کے شرک کی گنجائش نہ تھی۔ قرآن میں موجود ہے **لیس کمثلہ شئ** (اسکی کوئی مثال نہیں)۔

اس عقیدہ نے انسانی زندگی پر ایسے اثرات مرتب کئے کہ جنہیں بھولے سے بھی کبھی خدا کا نام تک یاد نہ آیا تھا وہ اس کے سوا سب کچھ بھول گئے اور چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں اسکی یاد میں سرشار رہنے لگے۔ ان اثرات میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) آزادی و حریت :-

انسانی زندگی پر اس عقیدہ کا سب سے بنیادی اثر یہ مرتب ہوا کہ اس نے انسان کو وہ آزادی اور حریت بخشی جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق تھا۔ تمام کائنات انسان کے لیے پیدا کی گئی مگر جب تک انسان توحید سے آشنا نہیں ہو گا تو اسکی ذلت کا یہی عالم رہے گا کہ وہ دنیا کی ان حقیر چیزوں سے ڈرتا رہے گا جو اسکے لیے بنائی گئی ہیں۔ جو چیزیں اسکی تابع داری اور اطاعت کے لیے بنائی گئی ہیں وہ خود ان چیزوں کی تابع داری اور اطاعت کرتا ہے۔

بقولِ اقبال :-

شعر :- وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(ii) محبتِ الٰہی :-

عقیدہ توحید کی بدولت جہاں انسان اللہ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے وہاں ہر شے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا

ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:
"ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔"
(سورۃ البقرہ)

عقیدہ توحید دل میں ہو تو انسان کو اپنی کامیابی کا راز جان جاتا ہے۔ اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ ہی کی محبت ہے جو اُسے کہیں رسوا نہیں ہونے دے گی اور ہر جگہ اُسکا مان رکھے گی۔

شعر:- اُس سے عشق کا رنگ جس پہ چڑھ جاتا ہے
بندہ خاک سے پھر وہ ولی بن جاتا ہے

(iii) وسعتِ نظر:-

ایمان باللہ اور توحید کا انسانی زندگی پر ایک اہم اثر یہ ہے کہ یہ انسان کی نگاہ میں اللہ تعالیٰ کی سلطنت اور رحمت جتنی وسعت پیدا کر دیتا ہے۔ اس طرح پھر وہ کائنات پر اپنی حیثیت اور نفس کے مطابق نہیں بلکہ خداوند عالم کے تعلق سے نگاہ ڈالتا ہے۔ اسکی دوستی اور دشمنی اپنے نفس کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً ایمان والا کبھی تنگ نظر نہیں ہوتا اور تنگ پرستی کا شکار نہیں ہوتا۔ بقولِ شاعر:-

شعر:- کون کہتا ہے خدا نظر نہیں آتا
وہی نظر آتا ہے جب کوئی نظر نہیں آتا

(iv) عزتِ نفس:-

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو پستی سے نکال کر خودی اور عزتِ نفس کے بلند ترین درجات پر پہنچاتا ہے۔ جب تک

اُسکا اپنے خالق و مالک سے تعارف نہیں تھا تب تک وہ مظاہر فطرت سے بھی ڈرتا تھا لیکن جب اُس نے اپنے خالق کو پہچان لیا تو سب موجودات اُس کے لئے ہیچ ہو گئے۔ بقولِ اقبال

ع:- خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(v) عجز و نیاز:-

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں کی خودداری انہیں مغرور اور متکبر نہیں بناتی بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے شخص میں خودداری اور عجز و انکساری ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت کے سامنے وہ بالکل حقیر ہے اور بے بس ہے۔ وہ کیا تمام عالم اُس ایک اللہ کی محتاج ہے۔ ایمان باللہ رکھنے والے شخص کی خودی علم سے محکم ہوتی ہے اور عشق سے بھی یعنی اس میں عقلی اور روحانی ہر طرح کی قوتیں مجتمع ہوتی ہیں۔

(vi) غلط توقعات کا ابطال:-

یہ حقیقت ہے کہ انسان کی فطرت میں عبادت کرنا شامل ہے۔ "ایمان باللہ" سے محروم شخص اگر اللہ رب العزت کی عبادت نہ کرے تو قدرتی طور پر اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو کر اپنے نفس کی پوجا کرنے لگتا ہے مگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے تمام جھوٹے خداؤں بشمول نفس اور دیگر باطل ہر وسوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

"کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا ہے"

(vii) **اُمید کی کرن :-**

عقیدۂ توحید انسان کو امید فراہم کرتا ہے ۔ وہ رب سے اُمید باندھ لیتا ہے ۔ پھر خواہ بڑے سے بڑا مسئلہ ہی کیوں نہ درپیش آئے وہ صبر و تحمل اور شکر سے کام لیتا ہے
اللہ تعالیٰ اُمید فراہم کرتے ہوئے فرماتا ہے
" بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے "۔
(القرآن ۔ المنشرح)

(ix) **دوہرا نظامِ احتساب :-**

عقیدۂ توحید انسان کو دوہرے نظام احتساب یعنی انسان آخرت اور دنیا دونوں میں اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا ۔ اس تصوّر سے آگاہ کرتا ہے ۔ اس بات کا علم ہو تو انسان ہر طرح کی برائی کرنے سے پہلے یہ سوچتا ہے کہ کوئی ذات ہے جو ہر وقت اُسے دیکھ رہی ہے ۔ نیز وہ تنہائی میں گناہ کرتے ہوئے بھی سو مرتبہ سوچتا ہے ۔

(x) **نیکی اور صداقت کا فروغ :-**

عقیدۂ آخرت انسان کو نیک اور صادق بناتا ہے ۔ انسان اپنی نجات کے لیے نیکی کے کام کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتا ہے اور برائی سے دوری اختیار کرتا ہے ۔ تاکہ وہ اپنے رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکے ۔

(۷) حاصلِ بحث:۔

انسانیت کو قوم پرستی اور وطن پرستی نے ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔ اقوام عالم کی صورتِ حال یہ ہے کہ ہر قوم کی ایک دوسرے سے نا صرف نسلیں جدا جدا ہیں بلکہ ان کے معبود بھی ایک جیسے نہیں ہیں۔ اور اُن کے اتحاد کے لیئے کوئی مشترک رشتہ موجود نہیں ہے۔ مشترک رشتہ صرف ایک ہو سکتا ہے کہ خدا کو ایک مانا جائے۔ اُس کے اُتارے ہوئے قانون پر سب عمل کریں اور اپنے آپ کو ایک ہی آدم کے مشترک گھرانے کا فرد سمجھیں۔ عقیدۂ توحید کی اساس کے سوا باقی تمام اساسیں نہ صرف کمزور ہیں بلکہ نا قابلِ عمل بھی ہیں اور یہ مسائل کو حل کرنے کی بجائے ان میں مزید اضافہ کر دیتی ہیں۔

بزبانِ اقبال:۔

ع:۔ شبِ گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے